2

محترم جناب سیکریٹری صاحب
حلقہ بندی الیکشن کمیشن
اسلامی جمہوریہ پاکستان (اسلام آباد)

اعتراض کی بنیاد: غلط حلقہ بندی برائے نیشنل اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کی تجویز کر کے نقشہ تیار کیا گیا ہے۔ اس تجویز کردہ حلقے میں حلقہ بندی کا کوئی بھی اصول مدنظر نہیں رکھا گیا ہے۔ مثلاً تجویز کردہ حلقے میں موجود علاقے ایک دوسرے علاقے سے ملحق ہیں اور ان علاقوں میں رہائش پذیر عوام کو بنیادی سہولتیں اور ضروریات زندگی باآسانی فراہم کی جاسکیں۔ ان مقاصد کی تکمیل کیلئے مردم شماری کی برابری کی تعداد ہونی چاہیئے تھوڑا فرق ہو تو کوئی فرق نہیں البتہ زیادہ فرق قابل اعتراض ہوتا ہے۔

جب ہم حکومت کے سابقہ ریکارڈ مطالعہ کرتے ہیں تو عجیب حالات سامنے آتے ہیں، مثال کے طور پر سال 1998ء حکومت پاکستان اسلام آباد کی جانب سے خانہ شماری و مردم شماری کی مکمل تفصیل کے مطابق ایک کتاب کی شکل میں ڈسٹرکٹ وائز تفصیل مردم شماری کے مطابق ڈسٹرکٹ سکھر کو فراہم کی گئی۔

اس تفصیل کا مطالعہ کرتے ہوئے جب کتاب کے صفحہ نمبر 232 پر نظر ڈالتے ہیں جہاں پر خواتین و مرد کی کل تعداد 4,46,268 دکھائی گئی ہے اور اسی کتاب کے صفحہ نمبر 246 پر 4,62,105 دکھائی ہے یہ فرق کیوں۔ (نوٹ) کتاب کے صفحہ نمبر 232 اور 246 کی فوٹو اسٹیٹ منسلک ہیں)۔ اس کے بعد 1998 میں نیشنل اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے انتخاب کے مرحلے پر ڈسٹرکٹ سکھر کی کل آبادی 732260 دکھائی جس کے دو حلقے بنائے گئے یعنی N.A-199 اور N.A-198 دریائے سندھ جو کہ مستقل حد ہے پر تقسیم کیا گیا تھا۔

N.A-198 جو کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کا حلقہ ہے اس کی کل آبادی 3,49,982 بتائی گئی ہے۔

(3)

مندرجہ بالا تفصیل بیان کرنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ 2018ء کے انتخابات کیلئے اسطرح انتخابی حلقے بنائے جائیں کہ ان پر کسی قسم کا اعتراض باقی نا رہے۔

مندرجہ تفصیل کے بعد خانہ شماری اور مردم شماری کا معاملہ سامنے آتا ہے۔ مردم شماری ہر دس سال کے بعد کرانی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر دس سال آبادی میں اضافہ ہوتا ہے اور اگر علاقے کی حدود میں بھی اضافہ ہو رہا ہو تو ایسی صورت میں آبادی میں اضافے کا تناسب زیادہ سے زیادہ 7% فیصد ہوتا ہے، چنانچہ 1998ء میں ہونے والے انتخابات میں ڈسٹرکٹ سکھر کی کل آبادی 732260 جس میں 7% اضافہ سے 51258 افراد کے اضافے سے 2008 میں کل آبادی 783518 ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے 2008ء سے 2018ء تک 7% فیصد اضافہ 54846 افراد کا شمار کرنے کے بعد ڈسٹرکٹ سکھر کی کل آبادی 838964 ہونی چاہیئے۔ جبکہ 2018ء میں ہونے والے انتخابات کیلئے جو حلقے تجویز کئے گئے ہیں ان میں ڈسٹرکٹ سکھر کی کل آبادی 14,87,903 دکھائی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آبادی میں 90% اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ اضافہ کسی بھی طرح سے ممکن نہیں ہے۔ اگر کسی بھی صورت اسکو تسلیم کرایا جاتا ہے تو 350000 کی آبادی کیلئے 1998ء میں نیشنل اسمبلی کی ایک نشست منتخب کی گئی تھی اور 732260 کی آبادی کیلئے دو نیشنل اسمبلی اور چار نشستیں صوبائی اسمبلی کیلئے اب 14,87,903 کی آبادی کے لیے ان نشستوں میں اضافہ کیوں نہیں کیا گیا۔

اس کے علاوہ جو حلقہ بندی P.S-24 اور P.S-25 کی گئی ہے اس میں P.S-25 کے حلقے میں جو علاقہ شامل کیئے گئے ہیں اس میں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک کا فاصلہ 60 سے 65 کلومیٹر تک ہو جاتا ہے اور درمیان میں دریائے سندھ عبور کرنا پڑتا ہے یہ حلقہ عوام کو بنیادی سہولتیں فراہم نہیں بلکہ عوام کی مزید مشکلات میں اضافہ کا باعث بن جائیگا۔ کیونکہ P.S-25 میں کچھ حصہ تعلقہ سکھر نیو، کچھ تعلقہ پنو عاقل، کچھ حصہ

4

تعلقہ روہڑی کا شامل کیا گیا ہے۔ اسطرح تعلقہ سے حصے نہیں نکالے جاتے بلکہ حلقہ بندی میں آبادی کو یکساں رکھنے کیلئے حلقے سے منسلک حصہ کم زیادہ کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ ڈسٹرکٹ سکھر کی حدود میں تعلقہ سکھر نیو تعلقہ سکھر سٹی، تعلقہ روہڑی، تعلقہ صالح پٹ اور تعلقہ روہڑی شامل ہے اور ان تعلقوں کی حدود پہلے ہی حکومت سے منظور شدہ موجود ہے اور ان عوامل کے علاوہ بھی حکومت نے اپنے واضح احکامات اور ان پر عملدرآمد کرانے کیلئے قوانین نافذ کر رکھے ہیں۔ اور اسلامی جمہوریہ پاکستان نے الیکشن ایکٹ 2017ء نافذ کر کے شائع کیا ہے۔ الیکشن ایکٹ کی دفعہ 21 میں تحریر ہے کہ ملک میں عام انتخابات برائے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے لیے حلقہ بندی کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے الیکشن کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن کو حلقہ بندی اور انتخابات کو مکمل کرانے کیلئے الیکشن رول 2017ء نافذ کر کے شائع کیا ہے۔ چناچہ الیکشن کمیشن نے الیکشن رول 2017ء کی دفعہ 10 کے پیرا نمبر 1 سے لیکر 5 تک کے مطابق حلقہ بندی کے تجویز کردہ علاقوں کا نقشہ تیار کیا جائے اور درج ذیل ہدایات کو لازمی طور پر برقرار رکھا جائے۔ مثلاً قدرتی حدود یعنی جغرافیائی طور پر قائم رکھا جائے، دریا عبور نہ کیا جائے، پہاڑی حصے کو عبور نہ کیا جائے، عام بڑی شاہراہوں کو عبور نہ کیا جائے اور دیگر ریلوے لائن کو کراس نہ کیا جائے۔ لازمی عوامل کا مکمل رہنا حلقہ بندی کیلئے ضروری ہے۔ جبکہ P.S-24 اور P.S-25 کی حلقہ بندیوں میں تمام پابندیوں کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ جو کہ مکمل طور پر قابل اعتراض حلقہ بندیاں ہیں۔ لہٰذا ہمارا اعتراض الیکشن ایکٹ 2017ء کی دفعہ 10 کی پیرا نمبر 1 سے لیکر 5 تک مکمل تکمیل کیلئے قانونی ضابطے اور ہدایات کے مطابق تعلقہ وائز حلقہ حلقہ بندی کر کے پیشکش کے مطابق ڈسٹرکٹ سکھر کے نقشے پر اور سکھر میونسپل کارپوریشن سکھر کے نقشے پر نیشنل اسمبلی کی نشست N.A-206 اور N.A-207 اس کے ساتھ ڈسٹرکٹ سکھر کے نقشے صوبائی اسمبلی کی نشست P.S-22 اور P.S-23 کی پیشکش تجویز کی گئی

ہے اور سکھر میونسپل کارپوریشن سکھر کے نقشے پر P.S-24 اور P.S-25 پیشکش برائے منظوری کی تجویز پیش خدمت ہے۔

مندرجہ بالا تجاویز کی منظوری سے عوام کو بنیادی سہولیتیں اور ضروریاتی زندگی نہایت ہی آسانی سے فراہم کی جاسکتی ہیں اور یہ تجاویز قوانین کی مکمل تکمیل مہیا کرتی ہیں۔

(نوٹ: مزید رہنمائی کیلیے ہماری جانب سے تمام تر تفصیلات مہیا کی جارہی ہیں جس میں N.A-206 اور N.A-207 اور P.S-22, 23, 24, 25 کے ساتھ مزید کسی قسم کی رہنمائی کیلیے الیکشن کمیشن کے احکامات کے مطابق دستاویزات جمع کرانے کیلیے تیار ہیں)

درخواست کنندہ

محمد شعبان

شناختی کارڈ نمبر 45504-1020903-1

موبائل نمبر 0314-2083355